بارہ رکعت نفل پڑھنے کی نیت کی اور دس پر سلام پھیر دیا

مجیب: مولانا محمد شفیق عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3609

تاریخ اجراء: 27 شعبان المعظم 1446ھ / 26 فروری 2025ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کسی نے 12 رکعت نفل ایک سلام سے پڑھنے کی نیت کی اور بھولے سے 10 کے بعد ہی سلام پھیر دیا۔ اب کیا تمام نفل دوبارہ پڑھنے ہوں گے یا صرف 2 جو رہ گئے۔ شرعی حکم کیا ہو گا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں دس رکعتیں نفل ادا ہو گئیں، اب مزید دو رکعت نفل پڑھنا لازم نہیں ہیں، اس لیے کہ نفل کا ہر شفع (یعنی دو رکعت) علیحدہ نماز ہے لہذا نیت اگرچہ 12 رکعت کی تھی لیکن نیت کرنے سے 12 لازم نہیں ہوئی تھیں بلکہ اس سے صرف دو ہی لازم ہوئی تھیں، اور دو ہی شروع ہوئی تھیں، پھر اس کے ساتھ جتنی شروع کی جاتی رہیں، وہ ادا کرنے سے ادا ہوتی رہیں، اور جب 10 رکعات ادا کیں تو وہ 10 ادا ہو گئیں لیکن اس سے آگے نفل شروع نہیں کیے تو وہ لازم بھی نہیں ہوئے۔

نوٹ: البتہ! یہ بات واضح رہے کہ ہمارے ائمہ رحمھم اللہ تعالی کے نزدیک ایک نیت میں دن کو چار رکعت سے زیادہ مکروہ ہے اور رات کو آٹھ رکعت سے زیادہ،، اور ظاہرا اس مکروہ سے مراد مکروہ تحریمی یعنی گناہ ہے اور دن میں ادا کی جانے والی چار رکعات سے زائد نوافل کی نماز کی کراہت متفق علیہ ہے اور رات والی میں اختلاف ہے، بلکہ افضل یہ ہے کہ دن ہو یا رات ہو، چار چار رکعت پر سلام پھیر دے۔

نفل شروع کرنے سے صرف دو رکعت ہی لازم ہوتے ہیں، نہر الفائق شرح کنز الدقائق میں ہے "أن الشروع في النفل لا يوجب أكثر من ركعتين" ترجمہ: نفل نماز میں شروع ہونا دو رکعت سے زائد رکعت کو واجب نہیں کرتا۔ (النهر الفائق شرح كنز الدقائق، جلد 01، صفحہ 330، دار الكتب العلمية)

حلبی کبیر میں ہے" والاصل ان کل رکعتین من النفل صلوۃ علی حدۃ والقیام الی الثالثۃ کتحریمۃ مبتدأۃ اتفاقا۔۔اذانوی اربعا وشرع لا یلزمہ الا شفع "ترجمہ: اصل یہ ہے کہ نفل کی ہر دو رکعت الگ ایک نماز ہے، اور تیسری رکعت کا قیام کرنا بالاتفاق ایک نئی نماز شروع کرنا ہے۔(لہذا) اگر کسی نے چار رکعتوں کی نیت کی اور شروع بھی کر دیئے، تو اس پر صرف دو رکعت ہی لازم ہوں گے۔(حلبی کبیر، صفحہ 341، مطبوعہ کوئٹہ)

امام اہلسنت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:" ہمارے ائمہ رضی اللہ تعالی عنہم کے نزدیک ایک نیت میں دن کو چار رکعت سے زیادہ مکروہ ہے اور رات کو آٹھ سے زائد وظاہر اطلاق الکراھۃ کراھۃ التحریم وقدنص فی ردالمحتار علی انہ لا یحل فعلہ، مگر دن کی کراہت متفق علیہ اور شب کی کراہت میں اختلاف ہے۔"(فضائل دعا، ص 307، مکتبۃ المدینہ)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں:"نفل نماز شروع کی، اگرچہ چار کی نیت باندھی، جب بھی دو ہی رکعت شروع کرنے والا قرار دیا جائے گا کہ نفل کا ہر شفع (یعنی دو رکعت) علیحدہ علیحدہ نماز ہے۔(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 4، صفحہ 669، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

دن اور رات کے نوافل کے متعلق بحر الرائق شرح کنز الدقائق میں ہے:"وکرہ الزیادۃ علی أربع في نفل النھار وعلی ثمان لیلا أي بتسلیمۃ، والأصل فیہ: أن النوافل شرعت توابع للفرائض، والتبع لا یخالف الأصل، فلو زیدت علی الأربع في النھار لخالفت الفرائض، وھذا ھو القیاس في اللیل إلا أن الزیادۃ علی الأربع إلی الثمان عرفناہ بالنص" ترجمہ: دن میں چار رکعتوں سے زیادہ اور رات میں آٹھ رکعتوں سے زیادہ، ایک سلام کے ساتھ نفل پڑھنا مکروہ ہے، اس بارے میں اصل یہ ہے کہ نفل نمازیں اس طور پر مشروع ہوئی ہیں کہ یہ فرض نمازوں کے تابع ہیں، اور تابع کبھی اصل کے مخالف نہیں ہوتی، لہذا اگر دن میں چار سے زیادہ رکعتیں بڑھادی جاتیں، تو یہ فرض نمازوں کے خلاف ہوتا، اور رات کے نوافل کے متعلق بھی قیاس تو یہی ہے، مگر رات میں چار سے آٹھ رکعتوں تک کی اجازت کو ہم نے نص سے پہچان لیا۔(البحر الرائق شرح کنز الدقائق، جلد 02، صفحہ 57، دار الکتاب الاسلامی)

بہار شریعت میں ہے" دن کے نفل میں ایک سلام کے ساتھ چار رکعت سے زیادہ اور رات میں آٹھ رکعت سے زیادہ پڑھنا مکروہ ہے، اور افضل یہ ہے کہ دن ہو یا رات ہو، چار چار رکعت پر سلام پھیرے۔"(بہار شریعت، جلد 01، حصہ 04، صفحہ 667، مکتبۃ المدینۃ کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net